Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰/

۳ ؍ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۳۱ ؍ صلح ۱۳۳۱ ہش ۔ ۳۱ ؍ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ؍ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۰ ؍ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج بھی بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے دل میں کمزوری رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۳۰ ؍ جنوری۔ پنجاب اسمبلی کے بجٹ کا اجلاس ۲۹ ؍ فروری سے شروع ہو کر ۱۵ ؍ مارچ تک جاری رہے گا۔

مصر برطانیہ سے تعلقات منقطع نہیں کریگا

دفاعی کمان کے متعلق گفت و شنید پر آمادگی کا اظہار

قاہرہ ۳۰ ؍ جنوری۔ مصر کے وزیر اعظم علی مہر پاشا نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان کی حکومت تینوں مغربی طاقتوں اور ترکی کے ساتھ مشرق وسطیٰ کے مجوزہ دفاعی کمان کے بارے میں بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ میری حکومت کو برطانیہ سے بھی از سرِ نو گفت و شنید کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہے۔ برطانیہ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرنے کے بارے میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ ہم تعلقات منقطع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ آج انہوں نے امریکہ اور فرانس کے سفیروں سے بھی بات چیت کی۔ نیز شام کو وہ برطانیہ اور ترکی کے سفیروں سے بھی ملنے والے تھے۔

سلامتی کونسل میں کشمیر پر بحث

پیرس ۳۰ ؍ جنوری۔ مسئلہ کشمیر پر بحث کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا آج رات پھر اجلاس ہوا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے پہلے بحث کا آغاز کیا۔ اس سے پہلے یہ خبر آئی تھی۔ کہ سلامتی کونسل ڈاکٹر گراہم سے شاید یہ کہے گی۔ کہ وہ فوجیں ہٹانے کے بارے میں اختلافات دور کرانے کی کوششیں جاری رکھیں۔

عرب ممالک کیلئے مشترکہ کرنسی کی تجویز

بغداد ۳۰ ؍ جنوری۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ تمام عرب ممالک کی مشترکہ کرنسی ہو۔ اور اسے کنٹرول کرنے کے لئے ایک مرکزی بنک قائم کیا جائے۔

پاکستان میں اناج کی کوئی قلت نہیں ہے۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار کا اعلان

چوری چھپے اناج باہر بھیجنے کی سختی سے روک تھام کرنے کیلئے ایک نیا قانون بنایا جائیگا

کراچی ۳۰ ؍ جنوری۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے اعلان کیا ہے۔ کہ ملک میں اناج کی کوئی قلت نہیں ہے۔ آج انہوں نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان اب بھی خوراک کے معاملے میں پوری طرح خود کفیل ہے۔ اناج خریدنے یا باہر سے درآمد کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت کے پاس خوراک کے اتنے ذخیرے موجود ہیں۔ کہ وہ نئی فصل آنے تک بآسانی کفایت کر جائیں گے۔ فوج اور کشمیری مہاجرین کی ضروریات پوری کرنے کے بعد حکومت نے اپنے ذخیروں کا تمام اناج سارے صوبوں میں بانٹ دیا ہے۔ منڈیوں وغیرہ سے مزید اناج خریدنے کی اب ضرورت نہیں پڑے گی۔ موجودہ صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ بارش نہ ہونے اور خشک سالی کی وجہ سے خریف کی فصل کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جن کا مکئی۔ جو اور باجرے وغیرہ پر گذارہ تھا۔ وہ بھی سب گیہوں کھا رہے ہیں۔ اس امر سے متاثر ہو کر سماج دشمن عناصر کو ذخیرہ اندوزی کرنے کا موقع مل گیا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ چوری چھپے بہت سا اناج ہمسایہ ملک بھی بھیج رہے ہیں۔ جہاں اناج کی بہت قلت ہے۔ حکومت ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ چنانچہ ذخیرہ اندوزی کے خلاف مغربی پاکستان کے تمام صوبوں میں فوڈ کنٹرول آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور چوری چھپے اناج باہر بھیجنے کی مہم کو سختی سے روکنے کے لئے حکومت ایک آرڈیننس کے ذریعہ قانون میں مناسب تبدیلی کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس کی رو سے اناج کی ناجائز برآمد کی روک تھام کرنے والے عملے کو گرفتاری اور چالان کے اختیارات دیدیئے جائیں گے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ حکومت کے ان اقدامات کی وجہ سے ذخیرہ اندوز بہت جلد اپنا اناج منڈیوں میں لے آنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ آپ نے عوام کو تلقین کی کہ وہ گیہوں کی بجائے چاول زیادہ استعمال کریں۔ خوراک کی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں آپ نے بتایا۔ کہ صوبوں کو ایک کروڑ ۵۷ لاکھ روپے بطور امداد دیئے جا چکے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی زرعی سکیموں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔

حیدر آباد کے قریب نیا شہر آباد کرنے کے انتظامات

حیدر آباد ۳۰ ؍ جنوری۔ سندھ میں حیدر آباد کے قریب ایک چھوٹا شہر آباد کرنے کے لئے ابتدائی سروے اور نقشے وغیرہ تیار کرنے کا کام قریب قریب مکمل ہو گیا ہے۔ یہ شہر ۱۸۰۰ ایکڑ زمین پر تعمیر کیا جائیگا۔ اس میں ۲ لاکھ مہاجر آباد ہو سکیں گے۔ غریب مہاجرین کو مکانوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے قطعات مفت دیئے جائیں گے۔ اس کی تعمیر پر اندازاً ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

آج سمجھوتہ پر دستخط نہ ہو سکے

کراچی ۳۰ ؍ جنوری۔ امریکہ پاکستان کو جو ایک کروڑ ڈالر کی امداد دے رہا ہے۔ آج اسی سلسلہ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہونے والے تھے۔ لیکن امریکی سفیر متعینہ کراچی کی ناسازیٔ طبع کے باعث دستخط آج نہ ہو سکے۔ اب یہ کام کسی اور تاریخ تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

مشرق اور مغرب کے تعلقات ایک نازک مرحلے میں داخل ہوتے جا رہے ہیں صورت حال کسی وقت بھی قابو سے باہر ہو سکتی ہے

دنیا کی بڑی طاقتوں کو وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کا انتباہ

پیرس ۳۰ ؍ جنوری۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے دنیا کو خبردار کیا ہے۔ کہ مشرق اور مغرب کے باہمی تعلقات تیزی کے ساتھ ایک ایسے مرحلہ میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ جہاں صورتِ حال کسی وقت بھی قابو سے باہر ہو سکتی ہے۔ یا اور کچھ نہیں۔ تو جگہ جگہ کوریا کا سا نقشہ ضرور جم سکتا ہے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار سے ایک خصوصی ملاقات کے وقت آپ نے فرمایا۔ گذشتہ تین ماہ میں جنرل اسمبلی کے چھٹے اجلاس کے موقعہ پر مشرق اور مغرب نے متعدد اہم بین الاقوامی مسائل کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا۔ وہ پہلے کی نسبت زیادہ سخت اور متشددانہ تھا۔ ان کے اس رویہ کا بین الاقوامی صورتِ حال پر قریب مستقبل میں اثر انداز ہونا بعید از قیاس نہیں ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ کوئی قوم ہنستے کھیلتے بآسانی جنگ کا اعلان کر بیٹھے گی۔ لیکن اس بات کا امکان ضرور ہے۔ کہ صورت حال قابو سے باہر ہو جائے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے جو چھوٹی طاقتوں کے اس گروپ کے لیڈر ہیں۔ جس نے گذشتہ دسمبر میں بڑی طاقتوں کو تخفیف اسلحہ کے سلسلے میں تبادلہ خیالات پر آمادہ کیا تھا۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے دنیا کو متنبہ کیا کہ مشرق و مغرب کے باہمی جھگڑے اور کشیدگی کی طوالت پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ علاقوں میں کسی وقت بھی جنگ کے شعلے بھڑکانے کا موجب بن سکتی ہے۔ وہاں کے لوگ اس امر کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مشرق و مغرب کی سرد جنگ اور اس کی طوالت ان کی آزادی و خوشحالی کے دور کو غیر معین عرصہ کے لئے التوا میں ڈالتی چلی جا رہی ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ فوج یا افرادی طاقت کے نالقوں ہی نتائج کی پرواہ کئے بغیر وہاں ایک مہیب کشمکش کا آغاز ہو۔ اس سے قبل خود اقتصادی بدحالی ہی اس کے حق میں نقطہ آغاز کا کام دے سکتی ہے۔

دنیا کے ممتاز مدبروں اور سیاستدانوں سے اپنی ملاقات اور باہم تبادلہ خیالات کے بارے میں اپنے تاثرات کو فی الجملہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا انجام کار مجھے افسوس ہوا ہے۔ اور ان امیدوں کے بارے میں جنہیں لیکر آج سے چند ماہ قبل میں یہاں آیا تھا۔ مجھے مایوسی سے دو چار ہونا پڑا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ان تمام اہم مسائل کے بارے میں جو آئندہ چند ماہ یا سال دو سال میں بین الاقوامی صورت حال پر عملاً اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بڑی طاقتوں کا رویہ سخت سے سخت تر ہوتا جا رہا ہے۔ میرے اپنے اندازے میں ایٹمی ہتھیاروں اور بحری افواج کے لحاظ سے مغرب زیادہ طاقتور ہے۔ اور جہاں تک بری افواج کا تعلق ہے۔ اس میں مشرق کا پلہ بھاری ہے۔ ہر گروپ اسلحہ میں تخفیف شروع کرنے سے قبل اس امکان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ کہ اس [illegible] (دان)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

احباب خاص دعاؤں سے کام لیکر میری اعانت کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قلم سے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

برادران جماعت احمدیہ کو یہ معلوم ہے کہ کچھ عرصہ سے میری صحت بہت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جلسہ کے موقعہ پر صحت بخش دی۔ اور وہ وقت خیریت سے گزر گیا۔ لیکن اس کے بعد سے طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے۔ اور دوران سر کی نئی مرض پیدا ہوگئی ہے۔ بعض دفعہ معمولی سر کی جنبش سے ایسا چکر آتا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے فوراً زمین پر گر جاؤنگا۔ بعض دفعہ چلتے وقت یوں معلوم پڑتا ہے۔ کہ گویا پاؤں زمین سے اکھڑ جائیں گے۔ چونکہ یہ آبائی مرض ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ مرض تھی۔ اس لئے زیادہ خوف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آبائی امراض بعض دفعہ لاعلاج ہوتی ہیں۔ مگر بہرحال اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ اور اس کے فضل سے ہر بہتری کی امید ہے۔ کہ وہی سب کام کرنے والا ہے۔

میرے اس تحریر کے شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ ان دنوں میں تفسیر قرآن کریم کے متعلق ایک خاص مرحلہ پر ہوں۔ اور اس مرحلہ سے کامیابی کے ساتھ گزرنے کے ساتھ آئندہ تفسیر کا بہت سا تعلق ہے۔ تفسیر قرآن کریم کے ساتھ تعلق رکھنے والے کئی مضامین ایسے ہوتے ہیں کہ ظاہری علوم ان میں کام نہیں دیتے۔ بلکہ تائید ایزدی اور علوم غیبی ہی ان کے حل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ یہ مرحلہ بھی ایسا ہی ہے۔ میں بھی دعاؤں میں مشغول ہوں۔ احباب بھی اس موقعہ پر خاص دعا سے کام لیں۔ اور میری اعانت کریں۔ تاکہ وہ بھی اس کام میں ثواب میں شریک ہوجائیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے قرآن کریم پر دشمنوں کے اعتراض کا قلع قمع ہو۔ اور اسکے علوم باطنیہ کا انکشاف ہوکر اسلام کی شوکت کے ظاہر ہونے اور قرآن کریم کی برتری کے ثابت ہونے کا ایک نیا نشان ظاہر ہو۔ اللّٰھم اٰمین والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۲۶/۱/۵۲

یوم مصلح موعود

یوم مصلح موعود انشاء اللہ ۲۰ فروری بروز بدھ ہوگا۔ تمام جماعتیں اس مبارک دن کو پوری شان سے منائیں۔ ظہور حضرت المصلح الموعود کے متعلق جو الٰہی بشارات اور برکات اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ پسر موعود کی پیشگوئی پر "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع ہوچکے ہیں۔ تقریروں کی تیاری میں ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

یہ صیغہ نشر و اشاعت سے مفت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں

افسوس سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آڈیٹر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کا ایک حصہ کما حقہ اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہا۔ کیونکہ ان کی طرف سے مرکز میں ماہوار اپنی اپنی جماعت کا حساب پڑتال کرکے رپورٹ باقاعدگی سے نہیں آرہی۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ ایسے آڈیٹر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی سستی ترک کریں۔ اور خدمت دین کے لئے جو موقعہ انہیں میسر آیا ہے۔ اس کو پوری توجہ اور سرگرمی سے انجام دیں۔

(۱) ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک اپنی جماعت کے حساب کی پڑتال کرکے نظارت ہذا کو اپنی رپورٹ ارسال فرمادیا کریں۔

(۲) جو معمولی غلطیاں حساب میں پائی جائیں۔ ان کی اصلاح کے لئے مقامی سیکرٹری صاحب مال اور صدر صاحب کو ساتھ کے ساتھ آگاہ فرماتے رہیں جس کا ذکر اپنی ماہوار رپورٹ میں درج فرمایا کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعا: میری لڑکی عمر تقریباً ۷ سال بہت سخت بخار میں مبتلا ہے۔ اور ہم سب گھر والے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ سید عبدالکریم ملازم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کراچی

ضروری تصحیح:- کل کے .... ہے اس کا ایک شعر اس شعر میں تربڑھ گئے جو ہو کے چلی ہیں "غلط شائع ہوگیا ہے جو اصل یوں ہے" اس گھر میں ہلی پڑھ کے جو دیکھا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۲ء

خلیفہ۔ بادشاہ۔ صدرِ حکومت

(۲)

ہم نے "الفضل" مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۲ء میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت خلافت اور بادشاہی یا صدارت حکومت کا فرق واضح کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر "الاعتصام" گوجرانوالہ نے جو مقالہ بالاقساط "الاعتصام" میں شائع کرنا شروع کر رکھا ہے۔ اس کی بناء اسی فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جو غلطی ہوئی ہے اس پر ہے۔ آپ خلافت علی منہاج النبوت کو اور ایک اسلامی کہلانے والی ریاست کے حاکم اعلیٰ کو خواہ وہ بادشاہ ہو یا صدر حکومت ایک ہی سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح خلط مبحث کے مرتکب ہو کر غلط نتائج برآمد کرتے ہیں۔ اور عام مسلمان بادشاہ یا اسلامی کہلانے والی ریاست کے حاکم اعلیٰ اور خلافت علی منہاج النبوت کے مطابق جو خلیفہ ہوتا ہے۔ ان میں امتیاز نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان اولین خلفاء کو جنہیں خلفاء راشدین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ خلافت علی منہاج النبوت کے ساتھ حکمرانی بھی عطا ہوئی تھی۔ جو دراصل اس کا ضروری جزو نہیں ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے ذیل میں ہم وہ مشہور حدیث مودودی صاحب کے رسالہ "تجدید و احیائے دین سے" نقل کرتے ہیں۔ جسکو حضرت مولانا اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور تصنیف "منصب امامت" میں اور شاطبی نے "موافقات" میں نقل کیا ہے۔ ترجمہ مودودی صاحب کا ہی قائم رکھا گیا ہے۔ فھو ھذا

ان اول دینکم نبوۃ ورحمۃ وتکون فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ جل جلالہ۔ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ جل جلالہ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ما شاء اللہ ان یکون ثم یرفعہ اللہ جل جلالہ ثم تکون ملکاً جبریۃ فتکون ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ جل جلالہ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ تعمل فی الناس بسنۃ النبی ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض یرضیٰ عنھا ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطر الا صبتہ مدراراً ولا تدع الارض من نباتھا وبرکاتھا شیئاً الا اخرجتہ۔

تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہے اور تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ جل جلالہ اسکو اٹھا لے گا پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی۔ جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر بد اطوار بادشاہی ہوگی۔ اور جب تک اللہ چاہے گا رہے گی۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر جبر کی فرمانروائی ہوگی۔ اور وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر وہی خلافت بطریق نبوت ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جما لے گا۔ اس حکومت سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا۔ اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دے گی۔

(تجدید و احیائے دین حاشیہ صلا۳)

جناب مولوی محمد حنیف صاحب ندوی جانتے ہیں کہ جس چیز کو یہاں خلافت علی منہاج النبوت کہا گیا ہے۔ وہ وہی خلافت ہے جو ان خلفاء کو عطا ہوئی۔ جو خلفائے راشدین کہلاتے ہیں۔ اور یہ خلافت ایک دوسری حدیث نبوی کے مطابق صرف تیس سال رہی۔ عموماً علمائے اسلام مجدد اول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خلفائے راشدین میں شمار کرتے ہیں۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں۔

لیکن حدیث مندرجہ بالا سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ خلافت کے لفظ کا اطلاق خلفائے راشدین کہلانے والے خلفاء کی خلافت کے سوا کسی پر نہیں ہو سکتا۔ ان خلفاء کے سوا جتنے بھی مسلمان حکمران ہوئے ہیں۔ خلیفہ کہلانے کے حقدار نہیں تھے۔ انہیں ہم صرف مسلمان بادشاہ یا مسلمان حاکم اعلیٰ کہہ سکتے ہیں۔ حدیث میں انہیں ملکاً عاضاً کہا گیا ہے۔ کیا حضرت علیؓ کی خلافت اور ہارون رشید یا مامون الرشید کی خلافت میں آپ کو کوئی فرق نظر نہیں آتا؟ حضرت علیؓ کو خلیفہ راشد آپ کو اس لئے کہنا پڑا۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد مسلمان حکمرانوں نے یہ لفظ اجتہادی غلطی کی وجہ سے اپنے لئے استعمال کر لیا۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ دونوں میں امتیاز کیا جائے۔ ورنہ حدیث نبوی میں تو یہ لفظ صرف انہی کے لئے آیا ہے۔ جن کو آپ خلفائے راشدین کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یعنی اس حدیث کے رو سے خلیفہ کے لفظ کا اطلاق صرف انہی کے لئے مخصوص ہے۔ جو خلافت علی منہاج النبوت کے مطابق خلیفہ ہوئے پورا نام خلیفہ علی منہاج النبوۃ ہے اختصاراً خلیفہ کہہ سکتے ہیں۔ اور چونکہ "ملوک عیوض" نے خلیفہ کا لفظ ناجائز طور پر غصب کر لیا تھا۔ اس لئے امتیاز کے لئے انہیں خلیفہ راشد کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اب آپ دیکھتے ہیں کہ تاریخ اسلام میں ایسے بادشاہ یا حکمران بھی بہت ہوتے رہے ہیں۔ جو نہایت نیک تھے۔ اور جو دین کو قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر آپ ان کو بھی اس حدیث کے مطابق خلیفہ نہیں کہہ سکتے۔ انہیں بھی آپ ملکاً عاضاً ہی کی فہرست میں رکھیں گے

اب سوال یہ ہے کہ "ملک عاض" اور خلیفہ میں از روئے حدیث کیا فرق ہے؟ کیا حکمرانی کا فرق ہے۔ اگر ملوک عیوض بھی حکمران تھے۔ پھر فرق کیا ہے؟ ذرا غور فرمائیں تو فرق واضح ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خلیفہ بالضرور روحانی ہیڈ بھی ہوتا ہے۔ "ملک عاض" روحانی ہیڈ نہیں ہوتا۔

پھر خلافت علی منہاج النبوۃ کے الفاظ پر غور فرمایئے۔ ہم نے چونکہ خلیفہ کے لفظ کو اختصار کے لئے اس کے پورے نام سے علیحدہ کر لیا ہے۔ اس لئے غلطی میں پڑ جانا بعید نہیں تھا۔ "علیٰ منہاج النبوۃ" کے الفاظ سے خلیفہ کے حقیقی مقام کا تعین ہو جاتا ہے۔ وہ "منہاج نبوت" پر چلتا ہے۔ کیا ایسا خلیفہ محض انسانوں کے انتخاب سے مقرر ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے۔ تو پھر نبیوں کا تقرر بھی انسانوں کے انتخاب سے ہو سکتا ہے؟

آجکل اسلام میں اصول انتخاب کو جس طرح ثابت کیا جاتا ہے یعنی بعد میں سب نے بیعت کر لی تھی۔ جیسا کہ نعیم صدیقی نے اپنے ایک کتابچہ میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور خلفائے راشدین کے تقرر کو بذریعہ انتخاب ثابت کیا ہے۔ اس طرح تو پھر نبی بھی منتخب شدہ ہی ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی بیعت ہوتی تھی۔ چنانچہ اہل مدینہ نے آپ کی بیعت کرنے پر ہی آپ کو ہجرت کی دعوت دی تھی۔

بے شک نبوت اور خلافت علی منہاج النبوت کے تقرر میں بڑا فرق ہے لیکن یہ فرق طریق اظہار منشاء الٰہی کا ہے نہ کہ حقیقت کا۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے جسکو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر اس حقیقت کو نہ مانا جائے۔ تو خلیفہ اور ملک عاض میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہتا۔ حالانکہ از روئے حدیث ہم دونوں میں زمین و آسمان کا فرق تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔

پھر ایک وقت میں ملوک عیوض بیسیوں ہو سکتے ہیں مگر خلیفہ الاسلام صرف ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اور آجکل تو مسلمہ طور پر "ملوک جبریہ" کا زمانہ ہے۔ اور جس سیاسی سائنس کا ذکر مولوی محمد حنیف صاحب فرماتے ہیں۔ وہ اسی زمانہ کی پیداوار ہے۔ اس زمانہ میں جس کسی کو بھی آپ موجودہ جمہوری اصولوں کے مطابق حاکم اعلےٰ انتخاب کریں گے وہ ملک جبریہ ہی کی تعریف میں آئے گا۔ نہ کہ خلیفہ بن جائے گا۔ اس لئے سوال یہ نہیں ہے کہ موجودہ زمانہ کی کسی اسلامی ریاست کا حاکم اعلےٰ کس طرح مقرر ہونا چاہیئے۔ اور آیا اس کا انتخاب ہو چکے تو وہ معزول ہو سکتا ہے یا نہیں۔ یہ تو واضح بات ہے۔ جس کو ہم خلیفہ علی منہاج النبوۃ مانتے ہی نہیں۔ اس پر خلافت علی منہاج النبوت کے اصول چسپاں نہیں ہو سکتے۔ مولوی صاحب بتلائیں کہ کیا وہ شاہ فاروق کو خلیفہ سمجھتے ہیں؟ اور کیا موجودہ ٹرکی کے صدر کو خلیفہ مانتے ہیں؟ لفظی بحث نہیں سوال یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب شاہ فاروق ٹرکی کے صدر کو اسی طرح کا خلیفہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ جس طرح کا خلیفہ آپ حضرات صدیق۔ فاروق۔ غنی اور حیدر رضی اللہ عنہم کو مانتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

سچی بات تو یہ ہے کہ آپ تو آجکل کے کسی مسلمان حاکم اعلےٰ کو ملک عاض بھی نہیں مانتے۔ آپ تو ہر ایک کو ملک جبریہ کی تعریف میں ہی سمجھتے ہیں۔ "ملک جبریہ" کو آپ منتخب کریں یا معزول کریں ہمیں اس سے تعرض نہیں۔ سوال تو خلیفہ کا ہے۔ یعنی کیا خلیفہ معزول ہو سکتا ہے؟ اب غور کر کے جواب عنایت فرمائیں۔ ہم خلیفہ علی منہاج النبوت کے متعلق سوال کر رہے ہیں۔ اس طرح کے خلیفہ کے متعلق نہیں۔ جس طرح کے خلیفہ عبدالمجید تھے۔ جنہیں جب ترکوں نے مسند خلافت سے اتار دیا تھا۔ تو علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا تھا ؎

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

کیا آپ کے خیال میں خلافت علی منہاج النبوت ایسی ہی بودہ قبا ہے۔ جس کو ترک ناداں تو کیا ساری دنیا کے مسلمان چاک کر سکتے ہیں؟

لئن شکرتم لازیدنکم (قرآن کریم)

اگر تم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کی قدر کرو گے تو وہ اس میں اور بھی اضافہ کر دیگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دردمندانہ اجتماعی دُعا کی تحریک

(خورشید احمد)

جماعت احمدیہ کی عزیز ترین متاع

یہ امر انسانی فطرت میں داخل ہے کہ کوئی چیز جتنی زیادہ عزیز اور محبوب ہو اس کی حفاظت اور بقاء کے لئے اتنی ہی زیادہ کوشش اور جدوجہد کی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجودِ گرامی جماعت احمدیہ کے لئے ایک نہایت عزیز اور قیمتی متاع ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر مخلص فرد علیٰ وجہ البصیرت اس یقین سے لبریز ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا غلبہ۔ سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی بلندی اور مسلمانوں کے جملہ مصائب کا حل اسی مقدس وجود کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے اور جماعت احمدیہ کے لئے تو یہ مبارک وجود ایک ایسے حصار عافیت کا حکم رکھتا ہے۔ جو خطرناک سے خطرناک حالات میں بھی ہماری کامیابی و کامرانی کا ضامن ہے

ایک اہم سوال

لیکن اگر ہم اس بابرکت وجود کی قدر و قیمت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اگر ہم دن رات اس مبارک وجود کی برکات و فیوض کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور اگر ہم فی الحقیقت اس محترم وجود کو اپنی زندگیوں کا عزیز ترین سرمایہ یقین کرتے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ اس نعمت عظمےٰ کی حفاظت اور زیادہ سے زیادہ عرصہ تک اس سے مستفید ہونے کے لئے کیا ہم وہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ جو ہمارے اختیار اور ہماری طاقت میں ہے؟ —— یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس پر ہر احمدی کو سنجیدگی اور متانت سے غور کرنا چاہیئے۔ یہ سوال بہت زیادہ اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ جبکہ ہمیں یہ علم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت ایک لمبے عرصہ سے گرتی جا رہی ہے۔ اور آئے دن کسی نہ کسی بیماری کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز چلی آ رہی ہے۔

حضرت امیر المومنین کے وجود کی اہمیت

حقیقت یہ ہے کہ باوجود یہ علم رکھنے کے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں ہمیں ایک عظیم الشان —— بہت ہی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ ہم اس نعمت کی وہ قدر نہیں کر رہے۔ جو ہمیں کرنا چاہیئے! بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ابھی ہم میں سے بہت کم ہیں جو اس نعمت کی اہمیت اور اس کی قدر و منزلت کو حقیقی طور پر محسوس کرتے ہیں۔ آیئے ذرا غور کریں کہ اس آسمانی وجود کے ذریعے اللہ تعالےٰ نے ہمیں کس قدر نوازا ہے۔

(۱) حضور ایدہ اللہ کے ذریعے ہمیں خلافت کی عظیم الشان نعمت حاصل ہے —— وہ نعمت جس کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی ہر قسم کی ترقی وابستہ کر رکھی ہے۔ اور جس کے چھن جانے سے مسلمان دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے قعر مذلت میں جا گرے۔

(۲) حضور کے ذریعے ہمیں صرف خلافت ہی حاصل نہیں بلکہ موعود خلافت حاصل ہے۔ یعنی وہ خلافت جس کی خوشخبری صدیوں سے اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندے دے رہے تھے۔ اور جس کے ساتھ اسلام کی وہ عظیم الشان فتوحات وابستہ ہیں جن کی خبر اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے دی۔

(۳) آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ حضور کے وہ مبشر فرزند بھی ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل قرار دیا۔ اور جن کے متعلق الہام خداوندی میں کہا گیا ہے کہ "نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

(۴) آپ کے عہد خلافت کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو جماعت کی تنظیم اس کی روحانی تربیت اور مادی ترقی۔ مخالفت کے طوفانوں کا مقابلہ کرنے اور مسلمانوں کی ہر آڑے وقت میں راہنمائی اور مدد کرنے کی بے نظیر صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ آپ کی صائب رائے۔ آپ کی دماغی قابلیت اور تنظیمی ملکہ کے دشمن بھی معترف ہیں اور ایک احمدی تو دن رات حضور کی ان صفات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

(۵) حضور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے لئے ایک ایسے شفیق مہربان اور دردمند باپ کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ جس نے ہمارے سارے فکر ہمارے سب ہم و غم اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ اور جو دن رات ہماری بھلائی اور بہتری کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ہماری نظر محدود ہوتی ہے۔ ہم آنے والے خطرات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور ہمارا یہ روحانی باپ ان خطرات کو بھانپ کر ان کے مقابلہ کے لئے ہمیں تیار کر رہا ہوتا ہے۔ ہم جب رات کی تاریکیوں میں غافل سو رہے ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ شفیق باپ اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر دردمند دل اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ ہماری فلاح اور بہبودی کے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے سایہ عاطفت میں ہم یوں محسوس کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے ہر خطرہ سے بے نیاز ہیں۔ آنیوالے حالات خواہ کوئی کروٹ بدلیں۔ مخالفت کے کتنے ہی طوفان آئیں۔ ہم اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں۔ کہ کشتیٔ احمدیت کا یہ ناخدا ہر خطرہ اور ہر طوفان کا مقابلہ کر کے ہمیں صحیح سلامت۔ فتح و کامرانی کے ساتھ ساحل مقصود تک پہنچا دیگا

اس عظیم الشان نعمت کی حفاظت کے متعلق ہمارا فرض

ذرا غور کیجئے۔ ہمیں اپنے محبوب خلیفہ اپنے یگانۂ روزگار امام۔ اپنے مہربان اور شفیق روحانی باپ اور اللہ تعالےٰ کے حضور بہت بلند درجات و برکات رکھنے والے المصلح الموعود کے وجود باجود میں کتنی عظیم الشان نعمت حاصل ہے —— اور پھر سوچئے کہ ہم اس نعمت کی کتنی قدر کرتے ہیں اس کی حفاظت کے لئے اور اس کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے کیا سعی کرتے ہیں —— خصوصاً جب کہ ہمیں علم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔

آیئے ہم سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کریں کہ ہم اس عظیم الشان نعمت کی حفاظت کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

(۱) حضور کی علالت طبع کا ایک بہت بڑا اور اہم سبب ہمارے لئے حضور کے تفکرات اور ہماری خاطر حضور کی شبانہ روز مصروفیت ہے۔ حضور ہمیں تقوےٰ۔ دیانت۔ سچائی۔ محنت۔ ذہانت اور قربانی کے جس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم ابھی اس سے دُور بلکہ بہت دُور ہیں۔ اور ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن دور ہوتا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف ہماری کمزوریوں اور سستیوں کا کسی حد تک ازالہ کرنے اور ان کے بُرے نتائج کو امکانی حد تک روکنے کی خاطر حضور کو اپنی طاقت سے بہت زیادہ کام کرنا۔ اور غیر معمولی طور پر فکرمند رہنا پڑتا ہے —— درحقیقت حضور کی مسلسل ناسازئ طبع کا بنیادی سبب یہی ہے —— اور اس سبب کو دور کرنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اگر ہم شامت اعمال کی وجہ سے اس سبب کو دور نہ کر سکیں۔ جو سراسر ہمارا ہی پیدا کیا ہُوا ہے۔ تو یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہو گی۔

آیئے اگر ہم سے پہلے غفلت ہوئی ہے۔ تو کم از کم آج کے دن ہم اپنے دلوں میں یہ عہد کریں کہ (ا) ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق سلسلے کی طرف سے عاید شدہ ذمہ داریوں کو انتھک محنت۔ پوری قابلیت اور انتہائی دیانت کے ساتھ ادا کریں گے۔ (ب) حضور قربانی کی جو بھی تحریک فرمائیں گے۔ خواہ اس کا تعلق جان سے ہو یا مال سے۔ عزت سے ہو یا وقت سے جذبات و احساسات سے ہو یا بیوی بچوں سے ہم بہر حال "لبیک یا امیر المومنین لبیک" کہتے ہوئے اس میں حصہ لینے اور اسے پورا کرنے کی ہر ممکن سعی کریں گے۔

اگر ہم یہ عہد کرنے اور پھر اسے کامیابی سے نبھانے کی توفیق پالیں تو آپ یقین جانئے کہ اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آ جائے گا۔ اور ہمارے آقا کی صحت پر اس کا اتنا گہرا اور خوشگوار اثر پڑے گا۔ کہ ہم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

(۲) دوسرا ذریعہ جس سے ہم اپنی محبوب ترین متاع کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہم حضور کی صحت حضور کی درازیٔ عمر اور حضور کے مقاصد عالیہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں —— لیکن بے روح بے مغز اور دردمندی سے خالی دعا نہیں۔ بلکہ وہ دعا جو اللہ تعالیٰ پر کامل یقین۔ سوز درد۔ تڑپ —— غرض قبولیت دعا کے تمام لوازمات کے ساتھ التزاماً کی جائے۔

یوں تو شاید ہی کوئی ایسا احمدی ہو گا۔ جو حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعا نہ کرتا ہو۔ لیکن رسماً کبھی کبھار دعا کر لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ضرورت ہے۔ سوز۔ درد اور تڑپ کی اس کیفیت کی جو اُس وقت ہمارے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جب ہمارا کوئی انتہائی عزیز وجود خطرے میں ہو —— یہی کیفیت ہے جو قبولیت دعا کی اولین شرط ہے۔ اس ضمن میں: . . . .

احباب کرام کی خدمت میں یہ تحریک بھی پیش کی جاتی ہے کہ اگر مناسب سمجھا جائے تو مرکز سلسلہ کے انتظام کے ماتحت ہمیں حضور کی صحت و عافیت اور حضور کے مقاصد کی تکمیل کی خاطر اجتماعی روزے رکھنے اور اجتماعی دعا کرنے کا اہتمام بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اجتماعی عبادت اور اجتماعی دعا

(باقی صفحہ ۶ پر دیکھو)

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا!

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۱۳)

مرتبہ ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

چونکہ بارہویں قسط سے اگلی اقساط میں قابل اندراج بعض حوالے تلاش طلب تھے۔ جن کی جستجو میں کئی دن صرف کرنے پر بھی فی الحال کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر توقع ہے۔ کہ انشاء اللہ ہم جلد ہی انہیں فراہم کر لیں گے۔ تاہم اس کے لئے کئی روز درکار ہیں۔ اس لئے ہم نے آج کی قسط کے عنوان میں کسی قدر تبدیلی کر کے یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور مخالفین اسلام کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ہی ساتھ جو تابناک قومی، سیاسی اور ملی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ بھی کچھ کم اہم اور وزنی نہیں ہیں۔ اور جس طرح ہم نے سابقہ اقساط میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے اعتراف میں ہر ایک بیان غیروں کی زبان و قلم سے دکھایا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی۔ اور ملی خدمات کا اعتراف بھی غیر از جماعت اصحاب کی زبان اور قلم سے دکھائیں گے۔ امید ہے کہ اس تبدیل شدہ عنوان کے ماتحت جو چند قسطیں شائع کی جا رہی ہیں۔ انہیں بھی پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔

ایڈیٹر صاحب اخبار انقلاب لاہور

نے "احمدیوں کی قابل قدر خدمات اسلامی" کے زیر عنوان لکھا تھا کہ:۔

"احمدی فرقے سے بہ اعتبار عقائد جو ہمیں اختلاف ہے۔ وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں علاوہ بریں مطالبات اسلامی کی تکمیل کے طریقہ ہائے کار میں بھی ہمارے اور ان کے درمیان بہت بڑی حد تک فرق و تفاوت موجود ہے۔ لیکن ان اختلافات کے باوجود ہم اس فرقہ کی بعض قابل قدر خدمات اسلامی کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے مقدمہ ورتمان کے فیصلے کے متعلق نہ صرف ہندوستان میں ہی مسلمانوں کی ہم آہنگی اختیار کی۔ بلکہ مسجد لنڈن کے امام مولوی عبدالرحیم درد کو بھی اس قسم کی ہدایات بھیج دیں۔ کہ جہاں تک ہو سکے اس سلسلہ میں مسلمانوں کی شکایات کو پارلیمنٹ تک پہنچا دو۔ اور انگلستان میں بھی اس جدوجہد کی بنیاد رکھ دو۔ جس نے آج مسلمانان ہند کو آتش زیر پا کر رکھا ہے۔ ان ہدایات کا نتیجہ یہ ہوا کہ درد صاحب نے نہایت ہی دردمندی اور انہماک سے کام شروع کر دیا۔ اور اب تک جو اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف بعض معززین انگلستان اور مسلمانان مقیم برطانیہ کے دستخطوں سے وزیر ہند کو بھیجنے کے لئے محضر نامہ تیار ہو رہا ہے۔ جس پر دو سو سے زائد دستخط کرنے والوں میں چینی۔ ہندوستانی۔ ایرانی۔ افغانی اور برطانوی مسلمانوں کے علاوہ سر آرتھر کانن ڈائل اور مسز ولیم سیمسن جیسے معزز اور نامور انگریز بھی شامل ہیں۔ اس محضر نامہ میں راجپال کی کتاب اور مقدمہ راجپال کے خلاف "مانچسٹر گارڈین" نے اس مسئلہ پر ایک افتتاحیہ لکھا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ حالات موجودہ میں اس قسم کی قابل اعتراض تحریروں کی اشاعت سخت خوفناک فسادات کا باعث ہو سکتی ہے۔ یہ بھی مولوی عبدالرحیم درد اور سردار اقبال علی شاہ احمدی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ تازہ خبر ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے کسی رکن نے راجپال کے مقدمہ کے متعلق ایک سوال بھی کر دیا ہے۔ جس کے جواب میں ارل ونٹرٹن نے اعلان کیا ہے۔ کہ عدالت عالیہ اس قسم کے مقدمہ کی سماعت کر رہی ہے۔ اگر اس کا فیصلہ خاطر خواہ نہ ہوا۔ تو اس قسم کی مطبوعات کے انسداد کے لئے قانون میں ترمیم کی جائے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ احمدیوں کی مساعی جمیلہ جاری رہیں گی۔ اور دوسرے مسلمان بھی اس کام میں احمدیوں کی اعانت کریں گے۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں ایک ایسی قومی جماعت پیدا ہو جائے۔ جو مسلمانوں کے مطالبات کی پورے زور سے حمایت کر سکے۔ ہم ان بروقت خدمات کے لئے امام جماعت احمدیہ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے بہت شکر گزار ہیں۔"

(اخبار انقلاب لاہور ۳ر اگست ۱۹۲۷ء)

حکیم برہم صاحب ایڈیٹر اخبار مشرق گورکھپور

نے "حضرت امام جماعت احمدیہ کے احسانات" کے زیر عنوان لکھا تھا۔

"جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی تحریک سے ورتمان پر گویا مقدمہ چلا۔ آپ ہی کی جماعت نے "رنگیلا رسول" کے معاملہ کو آگے بڑھایا۔ سرفروشی کی۔ جیل خانے کے جانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو انصاف و عدل کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا۔ مگر اس کے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا۔ اور لکھ دیا۔ کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس لئے ہے۔ کہ اشتعال نہ بڑھے۔ اور اس کا تدارک نہایت عادلانہ فیصلہ سے کر دیا اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں۔ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے۔ جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلامی کام انجام دے رہی ہے۔"

(اخبار مشرق ۲۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

چند معزز مسلمان ممبران اسمبلی کا اظہار خیال

۱۹۳۰ء میں مکرم شیخ غلام حسنین صاحب لدھیانوی نے الفضل میں لکھا تھا کہ:۔

"گذشتہ ماہ جنوری و فروری میں ممبران اسمبلی و کونسل آف سٹیٹ سے کئی مرتبہ ملاقات کا موقعہ ملا۔ تو جماعت احمدیہ کے مذہبی اور ملکی کام کا ایک گہرا نقش ان تمام اصحاب کے قلوب پر پایا۔"

میاں عبدالحی صاحب ایم ایل اے نے فرمایا۔

"مسودۂ قانون ارتداد اشتعال انگیزوں کے مرتب کرنے میں مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت سے بڑی بھاری مدد ملی ہے۔ جن کا میں نہایت ممنون ہوں۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کا اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل نہیں ہے۔"

ڈاکٹر عبداللہ سہروردی ایم اے پی ایچ ڈی ممبر اسمبلی نے فرمایا "جماعت احمدیہ کی تنظیم نہایت اچھی ہے۔ احمدی اپنے امام کی پوری طرح فرمانبرداری کرتے ہیں۔ جو کہ نہایت اچھی بات ہے اور اسی وجہ سے احمدی جماعت ہر میدان میں کامیاب ہو رہی ہے۔ اسلام کے احکام پر بھی عمل ہے۔ اسلام سے واقعی ہمدردی ہے۔ عام لوگ تو احمدیوں کو کافر کہتے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ کہنے والے خود کافر ہیں۔ میں ابھی سائمن کمیشن کے ساتھ لنڈن گیا۔ احمدیہ مسجد کو دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ باوجود غریب جماعت ہونے کے بڑا ایثار اور قربانی کی ہے۔ کہ اس قدر فنڈز اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے نہرو رپورٹ اور مسلمانوں کے حقوق کے متعلق خوب کتاب لکھی ہے۔"

آنریبل مسٹر محمود سہروردی ممبر کونسل آف سٹیٹ جو کہ ڈاکٹر سہروردی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ فرمایا۔

"جس طرح احمدیہ جماعت کام کر رہی ہے۔ اگر سب مسلمان اس طرح سرگرمی سے اور ہمت سے کام کریں۔ تو چند سال میں ہی مسلمانوں کو نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں بھاری کامیابی ہو سکتی ہے۔"

(الفضل ۱۸ر مارچ ۱۹۳۰ء)

(اور وہ بھی مومنین کی) قبولیت کا ایک خاص مقام حاصل ہے۔

اگر مرکز سلسلہ کی طرف سے چند ایک ایام روزوں کے لئے مقرر کر دیئے جائیں۔ اور آخری روزے کے دن ایک خاص وقت اجتماعی دعا کے لئے مقرر کر کے دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کو اخبارات اور خطوط کے ذریعہ اچھی طرح مطلع کر دیا جائے۔ تو یہ اجتماعی روزے اور پھر بیک وقت دنیا بھر کے احمدی احباب کی پرسوز دعائیں یقیناً عرش الٰہی کو ہلا دیں گی۔ اور اس وقت تک نہیں رکیں گی۔ جب تک کہ قبولیت کا مقام حاصل نہ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ یعنی اگر میرے بندے میری عطا کردہ نعمتوں پر میرے شکرگزار ہوں گے۔ (محض زبانی نہیں بلکہ عملاً) تو ان نعمتوں میں میں اور بھی اضافہ کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ اس نے ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود میں جو عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ ہم حقیقی طور پر اس کی قدر کرنے والے بنیں۔ اس کی برکات و فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے لئے ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بنیں۔ تا زیادہ سے زیادہ عرصہ تک ہم اس نعمت سے مستفید ہوتے رہیں۔ آمین یا رب العالمین۔

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ ضلع و نظام پاکستان

نظارت تعلیم و تربیت نے ۲۲ر دسمبر کے الفضل میں جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر ماہ جنوری کے لئے دینی نصاب کا اعلان کیا تھا۔ اور امید ظاہر کی تھی۔ کہ یہ چھوٹا سا نصاب اس عرصہ میں تمام احباب کو یاد ہو جانا چاہیئے۔ اس بارہ میں جماعتوں میں کارروائی ہو رہی ہے۔ چنانچہ جماعت ہائے لاہور۔ راولپنڈی کی طرف سے اطلاع آ چکی ہے۔ نظارت ہذا باقی جماعتہائے ضلع وار نظام یعنی سیالکوٹ۔ سرگودہا۔ شیخوپورہ ملتان۔ منٹگمری۔ کیمل پور۔ مردان۔ پشاور۔ کراچی وغیرہ کی توجہ بھی دینی نصاب کی طرف منعطف کراتی ہے۔ کہ ۲۲ر دسمبر کے الفضل کے اعلان کے مطابق تعمیل فرماویں۔ اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کے مردوں عورتوں اور دس سال تک کے بچوں کو کلمہ طیبہ، عقائد اسلام اور نماز سادہ اور نماز باترجمہ آنا چاہیئے۔ اور مذکورہ جماعتہائے ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں رپورٹ فرمائیں۔ تاکہ آئندہ نصاب شائع کیا جا سکے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

کیا احراری محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعویٰ میں سچے ہیں؟

(از مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب آف کورہ وال)

(۲)

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زبانی عشق رکھنے کے دعویدارو۔ کیا تمہارا ہی یہ عقیدہ نہیں کہ حضرت مسیحؑ کی روح نے جسم سے علیحدہ ہونا گوارا نہ کیا اور جسم کو وہ روح اتنی پیاری تھی کہ آج انیس سو سال گذرنے پر بھی جسم نے روح کو چھوڑنا ناپسند کیا اور جسم و روح کا مرکب مسیح ناصریؑ ۱۹۰۰ سال سے آسمان پر اللہ تعالیٰ کے قرب اور مسند خاص پر بیٹھا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جونہی حضرت عمرؓ نے یہ خیال پیش کیا کہ آپ زندہ ہیں حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران ع۱۵) سے استنباط کرتے ہوئے امت محمدیہ کو یہ یقین دلا دیا گیا کہ:-

"مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّداً
(صلی اللہ علیہ وسلم) فَاِنَّ
مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ کہ رسول کریم علیہ السلام
کی روح جسم سے جدا ہو چکی۔

اے رسول کریمؐ کی محبت کے مدعی! خدا کے واسطے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچ یہی تمہارا پیار ہے محمدؐ عربی سے۔ کتنا لطیف ہے جسم مسیح ناصری کا اور کتنی لطیف ہے وہ روح جو آج تک زندہ و غیر متغیر ہے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ عقیدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں۔ تمہاری زباں یہاں گنگ ہو جاتی ہے۔ تمہارا قلم شل ہو جاتا ہے اور تمہاری رگ محبت کبھی نہیں پھڑکتی۔

(۲) تم مسیح ناصریؑ کو زندہ۔ بلا اکل و شرب۔ بغیر تغیر جسمانی آسمان پر بٹھاؤ۔ اور اس محمدؐ عربی کو مدینہ کے روضہ میں مدفون تسلیم کرو۔ تم محمدؐ عربیؐ کے عاشق اور ہم مسیح ناصریؑ کو بھی دیگر انبیاء کی طرح فوت یافتہ مانیں تو ہم مجرم؟ سچ ہے ؎

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

"مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را نہ دادند ایں فضیلت را
(حضرت مسیح موعودؑ)

(۳) تم یہ تسلیم کرو کہ مسیح ناصری رسول کریمؐ کے پہلے بھی اور بعد بھی آئے گا۔ ہاں ہاں وہ آئے گا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گمراہ اور کج رو امت کو صراط مستقیم پر لائے گا۔ گویا وہ نبی جو نبی اسرائیل تھا آئے گا اور امت محمدیہؐ پر اس کا احسان ہوگا اور بالواسطہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان کرے گا۔ یہی عقیدہ ہے نا تمہارا۔ وہ محسن حقیقی جس نے دنیا پر احسان کئے۔ وہ وہ جس کے لئے زمین و آسمان پیدا کئے گئے مسیح ناصریؑ کے احسان کا متحمل ہوگا۔ یہی امت محمدیہؐ کی عظمت ہے؟ یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علو شان ہے؟ آہ افسوس امت موسویہ کے ایک نبی سے امت محمدیہ کی اصلاح ہو۔ مگر خود امت اتنی ناکارہ ہو کہ اس میں کوئی مرد کامل پیدا نہ ہو جو ان مفاسد کا علاج کر سکے یہی ہے نا تمہارا عقیدہ۔ یہی ہے محبت رسولؐ۔ کتنی شان بلند ہوتی ہوگی رسول کریمؐ کی۔ کاش تم غور کرتے اور سوچتے اور یوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب نہ ہوتے اور ہم جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ

"لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ" کہ اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو رسول کریمؐ کے متبع ہوتے۔ رسول کریمؐ کی توہین کرنیوالے قرار پاتے ہیں

(۴) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والے بتاؤ تم یہ مانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سب نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے اور کوئی نبی حضورؐ کے کمال تک نہیں پہنچا۔ مگر تم یہ بھی مانتے ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متابعت میں توریت پر عمل کرانے کے لئے نبی مبعوث ہوتے رہے۔ مگر رسول کریمؐ کی متابعت اور اقتداء میں یہ مقام کوئی نہیں پا سکتا اور پھر بھی رسول کریمؐ کے سچے عاشق تم اپنے عقیدہ سے رسول اکرمؐ کی قوت قدسیہ کو حضرت موسیٰؑ سے کم بھی قرار دو اور تمہیں جائز۔ تم اسلام کے خدمت گذار اور زمانہ کا امام محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھے جو مندرجہ ذیل تحریر میں بیان کیا ہے تو وہ مجرم:-

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی ص۹۷ حاشیہ)

(۵) تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہوتے ہوئے بھی ایک ایسے نبی کی آمد کو تسلیم کرو جو مستقل نبی ہے اور خاتم النبیین کا مقام محفوظ رہتا ہے اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی امت اور آپ کی ہی اطاعت میں ایک ایسے نبی کی آمد کو تسلیم کریں جس کی نبوت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا ظل ہو تو ہم کافر۔۔۔ اے خاتم النبیین کی محبت کا دم بھرنے والو! بتاؤ جس دن تمہارے مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اس دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین رہ جائیں گے؟ کیا خاتم النبیینؐ کے بعد اس دن ایک مستقل نبی کی آمد جائز قرار پائے گی۔ کیا اس دن حضور انور خاتم النبیینؐ رہ جائیں گے کیا اس دن خاتم النبیینؐ کے بعد مستقل اور براہ راست نبی کے آ جانے سے بھی ختم نبوت باقی رہ جائے گی؟ اس کا آنا تو جائز اور درست۔ لیکن جو یہ کہے کہ میری نبوت چراغِ نبوت محمدیہ سے مستفاد ہے اور میں نے آنحضرتؐ کی غلامی اور اقتداء میں مقام نبوت پایا ہے تو وہ ناجائز؟

(٦) تم یہ تو تسلیم کرو کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی کو امتی بنا دیگا حالانکہ وہ ایک مستقل رسول ہوگا۔ تم کس طرح اسے امتی کہہ سکو گے جبکہ اس کی نبوت ایک مستقل نبوت تھی اور وہ چراغ نبوتِ محمدیہ سے استفادہ حاصل نہ کرے گا۔ تم ایک مستقل نبی کو امتی بنا کر اور نا خاتم النبیین کے منافی خیال نہ کرو۔ بنی اسرائیل کا نبی امتی بن کر آ جائے تو خوش۔ مگر آنحضرتؐ کی امت کا کوئی فرد فردِ کامل بن کر۔۔۔۔۔ مقامِ نبوت پائے تو یہ ناجائز۔

(۷) تم یہ تو روا رکھو کہ مسیح ناصری کی بشریت ان کے آسمان پر جانے کے لئے روک نہ بنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جب آسمان پر جانے کا مطالبہ کیا جائے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ جواب بتلائے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا
بَشَراً رَّسُوْلاً - (اسرائیل ع۱۱)

یعنی کہہ دے کہ میرا رب پاک ہے۔ میں بندہ رسول ہوں گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بشریت و رسالت کو آسمان پر جانے میں روک بیان کرتے ہیں۔ لیکن یہ تمہارا ہی دل گردہ ہے کہ تم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر بٹھا کر مافوق البشر تسلیم کرتے ہو۔ تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں مسیح کو فضیلت دو عاشق رسولؐ اور ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تسلیم کریں وہ دشمن! چہ عجب

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی ابوت کی نفی تو اللہ تعالیٰ نے خود فرما دی:-

"مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ
وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (احزاب ع۵)

اور روحانی ابوت کی نفی تم کرتے ہو۔ جبکہ تم یہ مانتے ہو کہ اب حضور کا کوئی روحانی فرزند آپ کے اتباع و تابعداری میں وہ مقام کبھی نہیں پا سکتا جتنا مقام پہلی امم کے غیر تشریعی انبیاء نے پایا تو تم رسول پاک کی عزت کرنے والے۔ اور اگر ہم تسلیم کریں کہ آپؐ روحانی طور پر ساری امت کے باپ ہیں اور آپؐ کی امت سے ہی آپ کا کامل فرزند آپؐ کے نقشِ قدم پر چل کر مقام نبوت پالے اور آپؐ کا حقیقی فرزند قرار پائے۔ تو ہم رسول پاکؐ کی توہین کرنے والے۔

(۹) تم اور تمہارے علماء قرآن مجید میں نسخ کے قائل ہوں تو وہ حق پر قرار پائیں اور ان کو درست و صحیح تسلیم کیا جائے۔ خواہ اس میں قرآن مجید کی توہین ہی ہو لیکن اگر ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ:-

"قرآن مجید کا ایک شعشہ یا ایک نقطہ منسوخ نہیں ہوگا" (نشان آسمانی)

تو ہم مجرم۔

(۱۰) تم اور تمہارے مفسر بعض انبیاء علیہم السلام کو گناہوں کا مرتکب یقین کریں۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ فریب۔ بدنظری یہ سب گناہ انبیاء کی طرف منسوب کر کے بھی تم پکے اور سچے مسلمان اور توہین انبیاء کے مجرم نہیں۔ اور ہم جو یہ عقیدہ رکھیں کہ خدا کے کسی نبی سے ایسے گناہ سرزد نہیں ہوئے اور عصمت انبیاء کے قائل ہوں۔ وہ مجرم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب براہین احمدیہ کے ص۱۰۴ پر فرماتے ہیں:-

"بے شک اگر ہم خداتعالیٰ کے نبیوں کو چور ڈاکو کہیں تو ہم چوروں اور ڈاکوؤں سے ہزار درجہ بدتر ہیں۔ جن دلوں پر خداتعالیٰ کی کلام مقدس نازل ہوتی رہی ہے اگر وہ دل مقدس نہیں تھے تو ناپاک کو پاک سے کیا نسبت تھی۔ یہ نہایت چالاکی ہے جو خدا کے ستودہ بندوں کی شان میں بیجا الفاظ بولے جائیں ...... تم آپ ہی سوچو کہ جو لوگ خدا اور خلقت میں واسطہ ہیں اور جو اسلامی نوروں کو زمین پر پھیلانے والے ہیں وہ کامل چاہئیں یا ناقص اور راست باز چاہئیں یا دروغ باز؟

پس ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب قرار دینے والو! کبھی سوچو اور غور کرو کیا یہی اسلام ہے تمہارا؟ اور کیا انہیں عقیدوں سے تم عیسائیت کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ آج تم میں سے کون ہے جو غور کرے۔ اور سوچے کہ تمہارا ہاتھ کس مقدس انسان پر پڑ رہا ہے اور تمہاری زبان طعن کس مقدس برگزیدہ مامور کے خلاف بول رہی ہے اور تم اس کو توہین رسول کے طعنے دے رہے ہو جس نے فرمایا ؎

"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"

سوچو اور غور کرو۔ شاید اللہ تعالیٰ تمہارے سینے کھول دے۔ شاید تم ایک برگزیدہ مامور کی مخالفت سے باز آ جاؤ۔ شاید تم پر عیاں ہو جائے کہ تمہارے اپنے عقائد ہی ایسے ہیں کہ جو توہین رسولؐ کے پیش خیمہ ہیں۔ شاید تمہاری زبانیں گند کی بجائے نیک باتیں سنانے لگ جائیں اور شاید تمہارے بعض بھرے سینے نور سے منور ہوں۔ کام مشکل ہے مگر ناممکن نہیں۔ ہم ابھی تم سے مایوس نہیں۔

اعلانات دار القضاء

(۱) چودھری عبد الجبیب خاں صاحب مرحوم متوفی ۱۲/۵۱ کی بیوہ اور پسر اکبر عبد الحلیم خاں صاحب نے درخواست کی ہے۔ کہ عبد الجبیب خاں صاحب مرحوم کی دختر امانت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں امانتی رقم ۳-۵-۱۰ روپے عبد الحلیم خاں صاحب کے نام منتقل کر دی جائے۔ اگر کسی شخص کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو اس اعلان سے بیس روز تک اطلاع دے۔ ورنہ مدت مقررہ کے بعد مذکورہ بالا امانت عبد الحلیم خاں صاحب کے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد اس بارہ میں کوئی درخواست مسموع نہ ہوگی۔

(۲) مکرم عبد اللطیف خاں صاحب پسر عبد المجید خاں صاحب سابق ساکن قادیان کی اہلیہ سعیدہ بیگم نے ان کی بدسلوکی اور لمبے عرصہ سے بے توجہی کے باعث خلع کی درخواست دی ہوئی ہے۔ دار القضاء کی چٹھی بنام عبد اللطیف خاں صاحب موصوف واپس آگئی ہے۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اپنا پتہ بتائے بغیر کوئٹہ سے باہر چلے گئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۱۲ر فروری ۱۹۵۲ء کو اس تنازعہ کے فیصلہ کے لئے دار القضاء ربوہ میں حاضر ہوں۔ اگر وہ تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہوئے تو بھی فیصلہ کر دیا جائیگا۔

(۳) مکرم نواب زادہ میاں مسعود احمد خاں صاحب کے خلاف (۱) مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ (۲) مکرم مرزا محمد صادق صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (۳) مکرم آغا عبد الرحیم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواستیں مشتمل بر مالی مطالبات دے رکھی ہیں۔ نواب زادہ صاحب موصوف کو ان کی پیروی کے لئے معرفت اسٹیشن ماسٹر مٹھہ ٹوانا تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا رجسٹرڈ چٹھیاں بھیجی گئیں۔ مگر عدم پتہ ہونے کی وجہ سے یہ رجسٹریاں واپس آگئیں۔ اس لئے اب زیر ہدایت قاضی صاحب سلسلہ سماعت کنندہ درخواست ہائے مذکورہ بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مورخہ ۸/۲/۵۲ بوقت دس بجے صبح خود یا اپنے باقاعدہ نمائندہ کے ذریعہ پیروی کریں ورنہ فیصلہ بہر حال کر دیا جائے گا۔

نوٹ:۔ نیز مطلع رہیں۔ کہ قضیہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے سلسلہ میں درخواست بابت منسوخی فیصلہ یک طرفہ مرافعہ اولیٰ نے مسترد کر دی ہے۔ اب پندرہ یوم تک بورڈ قضاء میں نواب زادہ صاحب موصوف اپیل کر سکتے ہیں۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان برائے اطلاع جماعتہائے احمدیہ تحصیل ڈسکہ

امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ اور حلقہ ہائے جماعت احمدیہ تحصیل ڈسکہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی اولادیں دینی اور دنیوی تعلیم سے بہرہ ور ہوں۔ تو وہ موجودہ سکول کو ترقی دے کر اگر ایک دو سال کے اندر مڈل تک پہنچا دیں۔ اور اس کے بعد ہائی ورنہ موجودہ سکول کو موجودہ حالت میں رکھنا بے سود ہے۔ صدر انجمن احمدیہ جو خرچ کر رہی ہے۔ وہ اس صورت میں جاری رکھ سکتی ہے۔ کہ تمام حلقہ جات کی جماعتیں اس سکول کو ایک دو سال میں مڈل تک پہنچانے کا تہیہ کر لیں۔ اور اس کا خرچہ اپنے ذمہ لیں۔ سوائے اس خرچ کے جو صدر انجمن کر رہی ہے۔ ورنہ ۳۱ مارچ کے بعد ہم اس سکول کو بند کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

(نظارت تعلیم و تربیت)

ضرورت ہے

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ گریڈ ۵۰-۳-۸۰ اور مہنگائی الاؤنس دس روپے علاوہ تنخواہ ہوگا۔ آسامی مستقل ہے۔ ربوہ میں مستقل رہائش رکھنے کے خواہشمند میٹرک پاس نوجوان اپنی درخواستیں امیر مقامی کی سفارش کے ساتھ فوراً بھجوا دیں

(محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے بھائی ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب شمیم کئی روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرزا عبد الغنی بھارت نگر گلی ۸ مکان ۱۷ لاہور (۲) عزیزہ بشریٰ بیگم سلمہا اللہ بنت حضرت مولانا شیخ محمد اسماعیل صاحب واقف زندگی لمبے عرصہ سے علیل ہے۔ اور اب حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور درویشان قادیان دعائے صحت کاملہ و عاجلہ فرمائیں۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی)

پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان توجہ فرمائیں

میں بذریعہ اعلان الفضل ۳۱ جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کے پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ وہ جماعت کے سیکرٹریان تبلیغ۔ مال تعلیم و تربیت کی رپورٹ ہائے ماہواری مرکز میں بھجوایا کریں۔ اس اعلان کے بعد بھی متواتر بذریعہ چٹھیات یاد دہانی کرائی جاتی رہی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ تعمیل نہیں ہو رہی۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بذریعہ چٹھی مورخہ ۱۹/۱۲/۵۱ شکایت فرمائی ہے کہ جماعتوں میں جمود کی سی حالت طاری ہے۔ جو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جا سکتی کارکنان میں بیداری کی روح پیدا کی جائے۔ خاص طور پر سیکرٹریان تبلیغ کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ ماہواری تبلیغی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجا کریں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر کارکنان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ رپورٹ ہائے کارگذاری ہر ماہ دس تاریخ سے پہلے مرکز میں لازماً بھجوایا کریں۔ جس کی ایک نقل میرے پاس بھی ضرور بھجوایا کریں۔ تاکہ مجھے علم رہے۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

پتہ مطلوب ہے

سید محمد عبد اللہ صاحب ولد سید محمد شاہ صاحب مرحوم بھیرہ جو ہندوستان سے پاکستان میں تشریف لائے ہیں۔ جہاں کہیں ہوں فوری طور پر اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ اگر یہ اعلان کسی رشتہ دار یا واقف کار کی نظر سے گذرے۔ تو ان کے پتہ سے نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

فروری ۱۹۵۲ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

اپنے چندہ کی رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں

(۱) اپنے فائدہ کے لئے (۲) سلسلہ کے فائدہ کے لئے (۳) تاخیر سے بچنے کے لئے (۴) تاکہ رقم ڈاکخانہ میں نہ پھنسے

شرح چندہ سالانہ ۲۴/- ششماہی ۱۳/- سہ ماہی ۷/- روپے

ہم نے پاکستان کے عظیم المرتبت وزیر خارجہ کی راہنمائی میں اہم فیصلے کئے ہیں

پیرس میں عرب نمائندے کا بیان

پیرس ۳۰ جنوری۔ گذشتہ تین دنوں میں عرب عزائم کے حامی کی حیثیت میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی شخصیت بہت نمایاں ہوگئی ہے۔ اپنے وفد کے ہیڈ کوارٹر میں انہوں نے مسلسل دو دن عربوں کے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ اس اجلاس میں بیشتر عرب وفود کے نمائندے موجود تھے اور تیونسی نمائندوں نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

ایک پاکستانی ترجمان نے بتایا کہ آج کا اجلاس بالکل غیر رسمی تھا اور اسے عربوں سے رابطہ کے طویل سلسلہ کی ایک کڑی ہی تصور کرنا چاہئیے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ کن خاص امور پر گفتگو ہوئی۔ لیکن تیونسی نمائندوں کی موجودگی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ تیونس کے معاملہ پر بھی گفتگو ہوئی ہوگی۔

مصر کے عبد المنعم مصطفےٰ نے کہا۔ پاکستان کے عظیم المرتبت وزیر خارجہ کی دانشمندانہ راہنمائی میں دور رس فیصلے کئے گئے۔ لیکن کچھ دنوں تک ان کی نوعیت کی اشاعت نہ ہو سکے گی۔ (اسٹار)

لنڈن میں مسٹر حبیب رحمت اللہ کی الوداعی مصروفیات

لنڈن ۳۰ جنوری۔ فرانس میں سفیر پاکستان کا نیا عہدہ سنبھالنے سے پہلے آج سے مسٹر حبیب ابراہیم رحمۃ اللہ دس دنوں تک رخصت ہونے میں مصروف رہیں گے۔ آج صبح قصر بکنگھم میں شاہ اور ملکہ الزبتھ سے اور بیگم رحمت اللہ سے ملاقات کریں گے۔ شام کو ان کی طرف سے پاکستان ہاؤس میں پاکستانی مشن کے عملہ کو دعوت دی جائے گی۔ ہفتہ کو کل پاکستان انجمن خواتین نے ایک رخصتی تقریب ترتیب دی ہے۔ ۵ فروری کو یہ دونوں گورنمنٹ کی طرف سے دی ہوئی ایک دعوت میں شرکت کریں گے جس کی صدارت لارڈ اسمے کریں گے۔ (اسٹار)

بی او اے سی کے طیارے قاہرہ میں ٹھہریں گے

لندن ۳۰ جنوری۔ بی۔ او۔ اے۔ سی والوں کو امید ہے کہ افریقہ جانے والے طیارے حسب دستور قاہرہ میں پھر ٹھہرنے لگیں گے۔ ان طیاروں کو بھی قاہرہ میں فسادات کی وجہ سے دوسرے راہ سے روانہ کیا جانے لگا تھا۔

نیو یارک طیارے جو قاہرہ سے برطانویوں کے انخلاء کے لئے قبرص جانے والے تھے۔ اب روانگی کے لئے بالکل تیار لنڈن کے ہوائی اڈہ پر ہی رکھے جائیں گے۔ (اسٹار)

لبنان میں ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنیکی تیاریاں

بیروت ۳۰ جنوری۔ ہنگامی حالات کے مقابلہ کیلئے لبنانی وزارت دفاع نے بعض منصوبے مرتب کئے ہیں اور وزیر اعظم کے دفتر میں ان پر غور کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ وزارت دفاع نے شہری دفاع کے منصوبے مرتب کئے ہیں ان میں بیشتر حصہ لبنانی شہروں میں ہوائی پناہ گاہوں کی تعمیر آگ بجھانے والے عملے کی تنظیم اور دوسری احتیاطی تدابیر شامل ہیں توقع ہے کہ حکومت کی منظوری کے بعد یہ تجاویز پارلیمنٹ میں پیش کردی جائیں گی۔

مکہ معظمہ میں بجلی کی بہم رسانی!

لنڈن ۳۰ جنوری۔ مکہ میں پہلی دفعہ بجلی کی پبلک سروس قائم کی جا رہی ہے جس کے لئے ضروری سامان جدہ کی بندرگاہ میں پہنچ رہا ہے اس کام کی نگرانی ایک پاکستانی انجینئر مسٹر ایں اے ملک کریں گے

شہر کی چار دیواری کے اندر پاور اسٹیشن سے بجلی کی لہروں کو تقسیم کرنے والی مشینیں مسٹر ملک کی نگرانی میں مسلمان انجینئر نصب کریں گے۔ سڑکوں اور مکانات کی روشنی اور صنعتی ضرورتوں کے لئے بھی بجلی مہیا کی جائے گی

بجلی لگانے کا یہ کام برطانیہ کی ایک کمپنی کر رہی ہے اور حکومت نے سعودی الیکٹرک کمپنی کو جو مراعات دے رکھی ہیں ان کے تعاون سے کام کیا جا رہا ہے۔ توقع ہے کہ پاور ہاؤس چھ مہینوں میں کام شروع کر دے گا اگرچہ بجلی کی تقسیم کے کام میں شاید ایک سال صرف ہو جائیگا۔ (اسٹار)

قاہرہ کے فسادات سے پانچ کروڑ پونڈ کا نقصان ہوا

لنڈن ۳۰ جنوری۔ قاہرہ کے فسادات کے دوران میں مصری اور غیر ملکی جائیدادوں کو جو نقصان پہنچا ہے اس کے متعلق پہلا اندازہ پانچ کروڑ پاؤنڈ کا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانوی سرمایہ کا نقصان پچاس لاکھ پاؤنڈ سے زیادہ کا ہوا ہے

نئی حکومت کے قیام نے مصریوں کا اعتماد بحال کر دیا ہے لیکن برطانیہ سے خوشگوار تعلقات کے متعلق اب تک زیادہ امید نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں تمام ان تجاویز پر لنڈن میں نظر ثانی کی جا رہی ہے جو جنگ کے بعد سے مصری حکومت کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ (اسٹار)

برما منصوبہ کولمبو میں شریک ہوگا

لنڈن ۳۰ جنوری۔ برما نے منصوبہ کولمبو میں شرکت کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی رنگون میں یہ توجیہہ کی جا رہی ہے کہ امریکی مارشل امداد کی دفعات میں جو تبدیلی ہوئی ہے جس کی رو سے اب محض اقتصادیات کی بجائے فوجی امور پر بھی زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اسی کا یہ حکومت پر ردعمل ہوا ہے۔ (اسٹار)

لنڈن ۳۰ جنوری۔ وزارت خزانہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ نے ۲۳ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ۱۲ کروڑ پاؤنڈ سے زائد رقم بطور انکم ٹیکس ادا کی۔ موجودہ مالی سال میں حاصل شدہ یہ سب سے بڑی رقم ہے۔

(اسٹار)

حفاظتی کونسل مسئلہ کشمیر کو پھر کھٹائی میں ڈالنا چاہتی ہے؟

ڈاکٹر گراہم سے مزید کوشش کرنیکے لئے کہا جائیگا

پیرس ۳۰ جنوری۔ کہا جاتا ہے۔ آج سہ پہر کو جب ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے حفاظتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔ تو کوئی باضابطہ قرارداد نہیں پیش کی جائیگی۔ اور نہ ہی اس کا امکان ہے کہ ووٹ لئے جائینگے لیکن معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گراہم کو متعلقہ فریقوں سے ربط قائم رکھنے کے لئے مزید وقت دیا جائیگا۔ اگرچہ اس کی مدت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

مسٹر بنگل راؤ کی غیر حاضری میں ہندوستان کے نمائندہ کو ممبر کی حیثیت سے شرکت کے لئے کہا جائیگا۔ پاکستان کی نمائندگی چوہدری ظفر اللہ خاں کریں گے۔ کارروائی کے ایک تماشائی شیخ عبد اللہ بھی ہوں گے جو ابھی پیرس پہنچے ہیں

ایک پاکستانی ترجمان نے اسٹار سے کہا: ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ سے کچھ مفید باتیں پیدا ہوئی ہیں۔ اور امید یہ ہے کہ ان کو موقعہ دیا جائے گا۔ کہ نئے سرے سے بات چیت شروع کرنے کی بجائے انہوں نے یہ سلسلہ جہاں سے چھوڑا تھا۔ وہیں سے دوبارہ شروع کریں۔ فوجوں کے انخلاء کا اصول کامیابی کے ساتھ تسلیم کیا جا چکا ہے اب صرف تفصیلات کی ترتیب باقی ہے"

کل یہاں اس امر پر مشورے کئے جا رہے تھے کہ جب حفاظتی کونسل گراہم رپورٹ پر دوبارہ غور کرے گی تو کشمیر کا مسئلہ کس شکل میں اجلاس میں پیش کیا جائے ان مذاکرات کی نوعیت کے متعلق کوئی بیان نہیں جاری کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اصل گفتگو اس امر پر ہو رہی ہے کہ آیا کوئی باضابطہ قرارداد ضروری ہے یا نہیں — ممکن ہے کہ اس موقعہ پر حفاظتی کونسل صرف ہندوستانی اور پاکستانی مندوبین کی رائے سنے۔ ممکن ہے برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں کو بھی اظہار رائے کی دعوت دی جائے۔ (اسٹار)

اردن میں نئی سیاسی جماعت کا قیام

عمان ۳۰ جنوری۔ متعدد ممتاز اردنی شخصیتوں نے کابینہ کے ایک سابق رکن کی زیر قیادت دستور کے تحت ایک سیاسی جماعت کے قیام کی اجازت طلب کی ہے۔ جو عوامی جماعت کہلائے گی۔

نئے دستور کی توثیق کے بعد اردن میں یہ دوسری سیاسی جماعت ہے جس نے قیام کی اجازت مانگی ہے ۴۴

مختصرات

لنڈن ۳۰ جنوری۔ امریکیوں نے زور شور سے یہ مہم شروع کر رکھی ہے کہ ان کی خفیہ خبر رسانی کی تنظیم جہاں تک ممکن ہو۔ زیادہ سے زیادہ صحیح خبریں مہیا کرنے کے لائق بن سکے۔ یہ نئی مہم مغربی جرمنی کے کسی خفیہ مقام سے منظم کی جا رہی ہے (اسٹار)

لنڈن ۳۰ جنوری۔ اب برطانیہ کے ایٹمی تحقیقاتی مرکز میں جو ایٹمی گیس اسوقت سمندر میں ڈال دی جاتی ہے۔ اسے صنعتی استعمال میں لانے کے متعلق بڑے پیمانہ پر تجربے کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۳۰ جنوری۔ لندن کے شہری دفاع کے علاقہ میں ۱۰۰ سے زیادہ میونسپل حکام اہم دفاعی مشقوں کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جن کے آخر میں ایٹم بم کے نقلی حملہ سے پیدا شدہ ہولناک صورت کا مقابلہ کیا جائے گا۔ (اسٹار)

مغرب کی مشرق پر برتری اب ختم ہو رہی ہے

لنڈن ۳۰ جنوری۔ دنیا کے مشہور فلاسفر برٹرینڈ رسل نے ایک بیان میں کہا۔ مغرب کی مشرق کے اوپر "برتری" ختم ہو رہی ہے۔ اور وہ چکر جس نے تاریخ میں ایک کو اوپر اور دوسرے کو نیچے کر دیا تھا۔ دوبارہ اس رجحان کو الٹ رہا ہے۔ جس نے مغرب کو برتر بنا رکھا تھا۔

لیکن اس سلسلہ میں مشرق کو یاد رکھنا چاہئیے کہ اس اعتبار سے روس بھی ایک مغربی ملک ہے" وہ ایک سفید فام قوم ہے۔ اور روس بہت ہوشیار اور چالاک ہے۔ انہیں اس کی احتیاط کرنی چاہئیے کہ ایک نظام کا دوسرے سے جو اس سے بھی بدتر ہے تبادلہ نہ ہو جائے۔ (اسٹار)

۴۴ اس پارٹی کا مقصد یہ ہے کہ سیاسی اقتصادی سماجی اور ثقافتی شعبوں میں قومی روایات اور جدید رجحانات کے مطابق اصلاحات نافذ کی جائیں۔

اس جماعت کا یہ بھی مقصد ہے کہ ملک کی آزادی کو زیادہ پائدار بنایا جائے۔ عرب لیگ کو مزید تقویت پہنچائی جائے۔ اور دوسرے عرب ممالک سے اخوت اور دوستی کے تعلقات زیادہ استوار رکھے جائیں"۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴